سالارزئی ست ابن الیاس[18] ابن یوسف[19] زئی ست ابن شیخا[20] ابن کند[21] ابن خیرالدین[22] عرف خرشبون ابن ابراہیم[23] المعروف بہ سٹربن ابن قیس[24] عبدالرشید الملقب بہ پٹھان ابن عیص[25] ابن سلول[26] ابن عتبہ[27] ابن نعیم[28] ابن مرہ[29] ابن جندر ابن سکندر[31] ابن زمان[32] ابن یمین[33] ابن بہلول[34] ابن سلیم[35] ابن صلاح[36] ابن قاروذ[37] ابن اشم[38] ابن بہلول[39] ابن کرم[40] ابن عمال[41] ابن حدیقہ[42] ابن مہیال[43] ابن قیس[44] ابن عیسلم[45] ابن شموئیل[46] ابن ہارون[47] ابن قسمرود[48] ابن ابی[49] ابن صہلب[50] ابن طلل[51] ابن نوی[52] ابن عاملی[53] ابن تارخ[54] ابن ارزندہ[55] ابن سندل[56] ابن سلیم[57] ابن افعت[58] ابن ارمیا[59] ابن شاؤل[60] الملقب بطالوت ابن قیس[61] ابن ابسال[62] ابن صوار[63] ابن مجوب[64] ابن افح[65] ابن اریش[66] ابن بنیامین[67] ابن یعقوب[68] علیہ السلام ابن اسحق[69] علیہ السلام ابن حضرت ابراہیم[70] علیہ السلام ابن تارخ[71] المعروف بہ آذر ابن ناحور[72] ابن سروغ[73] ابن رعو[74] ابن فالغ[75] ابن ہود[76] علیہ السلام ابن شالخ[77] ابن ارفخشد[78] ابن سام[79] ابن نوح[80] علیہ السلام ابن لمک[81] ابن متوشلخ[82] ابن ادریس[83] علیہ السلام ابن یرد[84] ابن مہلائیل[85] ابن قینان[86] ابن انوش[87] ابن شیث[88] علیہ السلام ابن حضرت ابوالبشر آدم[89] علیہ السلام۔

اوّل خاکسار نے اس منتخب التواریخ کو زبان فارسی بعبارت سلیس خاطر انیس لکھا تھا چونکہ فی زماننا زبان اُردو اکثر رائج ہے اور زبان فارسی کمتر شایع ہے بنابر علیہ حسب الایما ے جناب والا الخطاب غیم ہاطل نصفت وعدالت سحاب مدار فتوت و مروت عنوان صحیفہ سروری فہرست جریدہ والاگہری منقول مکارم اکرام سرچشمہ مراحم خاص و عام مسند نشین سرفرازی زیب وسادہ ممتازی مروج آئین دین و ملت محیط البسیط عز و مرتبت فرازندہ چتر والا جاہی فروزندہ مصباح فیروز بختی حضرت افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وایس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل دام دولتہ و حشمتہ۔ خلعت الصدق حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم مغفور

تا ہست جہان بقائے تو باد ۔ عالم ہمہ در دعائے تو باد
دایم سرِ کشان آفاق ۔ افتادہ بزیر پائے تو باد
گیتی و بود دہر انچہ در وے ۔ مخصوص ہمہ برائے تو باد
چیزے کہ رسد بخاطرِ تو ۔ ہر لحظہ بجا عطائے تو باد
تا نغمہ سرا ست بلبل کلک ۔ خوش در چمن ثنائے تو باد

پیوستہ بحشمت اصل منش | چون سرو ہم دیدہ جاے تو باد

اے باعث حفظ آبرویم
حافظ ہمہ جا خداے تو باد

بمصداق الامر فوق الادب - اس تاریخ کو خاص زبان اردو میں بتسوید تحریر لایا - اور قبل اختتام کتاب بذریعہ پیشگاہ حضور والا جناب وزیر اعظم صاحب سے خاکسار کو پروانجات خوشنودی مزاج وہاج حضور پرنور دولت براہ مزید قدردانی و قدر افزائی عطا ہوئے چنانچہ نقل ہر دو پروانہ نوک ریز خامہ ضراعت ختامہ ہے -

نقل پروانہ باجلاس حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای - دام اقبالہ

سیادت و شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - پیشگاہ حضور سے جو طلبی متہدی ہو کر مامور بدفتر دار الانشا عمل میں آئی ہے بنا بریں تمہیں ہے کہ حسب خواہش بدولت و اقبال کارہاے متعلقہ خود کو بحسن و ہوشیاری جس طرح کہ ظہور شایان براہ دلسوزی انجام کو پہنچاتے ہیں متعہد شہود ہو کر جس خیال سے کہ بدولت نے تمکو اس دفتر خاص میں مامور کیا ہے براہ عقیدت اندیشی اتمام سرانجام کو پہنچا کر مورد تحسین و آفرین ہو در باب ترقی تنخواہ متہدی کے حضور کو کامل خیال ہے الحال جو مشاہرہ تمہارا کہ جاگیر پدری سے ہے اسکو بصیغہ امیدواری تصور کر کے ہر گونہ سرور افزاے خاطر عاطر ہیں کہ عنقریب مشاہرہ انجام دہی خدمات مفوضہ تمکو حاصل ہوگا فقط مرقوم یکم جون [illegible]ء مطابق ہشتم ماہ شعبان [illegible] ہجری حسب الحکم حضور انور دام اقبالہ مشرف بقلم محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص -

نقل پروانہ باجلاس حضرت وزیر اعظم نائب الریاست بہادر دام دولتہ از دفتر دار الانشاے حضور کی

سیادت و شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد کہ روزہ [illegible] خود سے بدفتر دار الانشا سرکار فیض مدار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کو متعلقہ خود کو بحسن وجوہ انجام دیا ہوا ہے جس کار گذاری خوشنودی

نور

جسنکی اک بات مین سو طرح شکایت میری
سننے آتا ہی نصیحت کے بہانے اکثر
ل چکی دزدِ کفن بیت و تربت میری
بنکے بیمار اب وہ بر شک مسیحا سی ملون
روح نکلے گی مری جان و م رخصت میری
ایک کیا لاکہہ بہی تجہہ سے ہون جو فتنے برپا

کیا تو ہم ہی خدا جانے کہ اوس کافر نے
کچہہ تو مرغوب ہی ناصح کو حکایت میری
خواب مین ہاتہہ مرا پاے صنم تک پونہچا
کیا ہی اچہا ہو جو یہ ہین پرِ حکمت میری
ضعف سے قالب بیجان ہون اگرچہ لیکن
نبند اوچٹے نہ ذرا شور قیامت میری
چاہتا ہون اوسے اللہ رہمت میری

دیکہکر شکل عدو دیکہی ہی صورت میری
بےنشان عشق میان وہ ہن یار ہین ہون
بخت یاور ہی مددگار ہی قسمت میری
کیون نہ فریاد کرون کہتے ہو مین جاؤن گا
کوی جا تا نکو لئے جاتی ہی ہمت میری
ہے جو محبوب خداوندو عالم احسن

ارمان - خوش بیان جناب سید عبدالرحمن صاحب خلف اکبر سید حمید الدین صاحب رعنا ملازم نظامت مال صدر ریاست ٹونک عمر ۲۱ سالہ نوخیز جوان خوش خط شیرین زبان شاعری مین صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق کے شاگرد ہین - ان کے یہ اشعار ہین -

جو کہ قابو مین نہو ہی وہ طبیعت میری
وہ بڑے پیار سے کرتے ہین شکایت میری
ناتوانی کو تو نہی مجہہ سے عداوت لیکن
دیکہنے اونکو نہ دی غور سے حالت میری
ہین وفادار نہین غیر وفادار سہی
امتحان لینے مین تکتے ہین وہ صورت میری

جو نہ نکلے مرے دل سے وہ ہی حسرت میری
خم کے خم آج پلادے مجہے ای پیر مغان
سر بہی دہنتی نہین دیتی مجہے غفلت میری
ترک ہو خاک کہ اسکی بہی تو ہی مجہے
پہر زمانے سے عبث کیون ہے شکایت میری
آپ سے ایک ہی ارمان نہ نکلا میرا

اونکے شکوہ سے بہی انداز محبت ہی عیان
ایک چلو سے تو بہرتی نہین نیت میری
ہائے بیتابی دل تیرا برا ہو تو نے
کہ مرے ساتہہ ہی بدنام محبت میری
مدوای جوش محبت کہ نزا وقت آیا
کام آئیگی یہ کس روز محبت میری

افغان - سخن توانان محمد خان خلف حافظ محمد اکبر خانصاحب خلف اک[illegible] محمد بلند خانصاحب مرحوم مصطفی آبادی جاگیر دار موضع پالڑی عمر ۲۰ سالہ - شاگرد مولف - یہ کتب درسیہ مولف [illegible] ہین اور ابتدائی شوق شعر و سخن سے بہ طرز کلام ہے غزل طرح یادگار عام ہے -

کہتے ہین ناز سے دیکہو تو مروت میری
آپ آسان سمجہتے تہے محبت میری

خفگی ہی ہی وہی عین عنایت میری
چین پاتا نہین مین ایک جگہہ بہی دم بہر

دیکہکر مجہکو پریشان وہ فرماتے ہین
دربدر مجہکو پہراتی ہی مصیبت میری

اینجانب نسبت ممتاز سے متصور ہونی چاہیئے کہ آیندہ بھی تحریر منوال کار متعلقہ خود کو بعزم و ہوشیاری انجام دیکر

خاطر اینجانب رہین اور اس پروانہ کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھین فقط الرقوم بتاریخ سوم جمادی الاول سنہ ہجری

مطابق سوم ماہ فروری ۱۸۹۷ء بقلم حافظ محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص ـ

امید نخلبندانِ گلزار معانی اور بہار افزایانِ گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہین کتاب ہذا مین سہو و خطا پائین بمقتضائے العفو عند الکرام

الناس ماٰمول ہا ـ براہ عیب پوشی تصحیح کو کام فرمائین ؎

چو حرفے پسند آیدت از ہزار
نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش
بخشائے کانانکہ مرد حق اند

بمروی کہ دست طعنت مدار
بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
خریدار دکان بے رونق اند

والیہ المرجع والمآب

مقالہ اول ـ بوثیرۂ کہنۂ ریاست دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع کوائف پرگنات وغیرہم خلاصہ حال

مقالہ دوم مشتمل حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ دارانِ ریاست وغیرہ علی قدر مراتب ـ

مقالہ اول بوثیرۂ کہنۂ ریاست فیض بشارت دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع دیگر پرگنات وغیرہم

واضح ہو کہ قصبۂ ٹونک زیر کوہچۂ رسیالب رود بناس پر واقع ہے شہر جے پور سے بجانب جنوب تیس کوس اور علی گڈہ سے بجانب مغرب بارہ کوس اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب ایکسو نو کوس اور دار الخیر اجمیر سے بجانب مشرق چالیس کوس اور میواڑ سے بطرف شمال ایکسو چوبیس کوس ہے ـ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ ـ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ ـ ملک غربی و شمالی متعلق ڈھونڈہار ہے اور شرقی و جنوبی ناگرچال اور بیانہ گڈہ کی سرحد تک ہے اور وہان سے سرحد ملک کہراڑ اور ہاڑوتی کی شروع ہوتی ہے

بیان ابتدائے حال آبادی ٹونک

سمت ۱۰۰۳ بکرمی مین بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳ ـ مسمی ٹتن پال تونر برادر راجۂ دہلی کہ بوجہ کسی سخت رنجش کے اپنے بھائی سے جدا ہو کر اس جگہ وارد ہوا اور چند روز یہان قیام کیا پھر ٹتن پال کو راجۂ دہلی نے اپنے پاس بلوا لیا ـ بروقت روانگی اپنی طرف سے ٹتن پال

دامن شام جدائی سے کرو نہین پیوند
کوئی فتنہ تو نہین چادر تربت میری

ہاتھ آجائے جو کوتاہی قسمت میری
صاف جدت مضمون سے عیان ہے ثابت

کیون اوٹھا دیتی ہے رہ رہ کے ہوائے دم سرد
ہے مگر عالم ایجاد طبیعت میری

جوہر - سخن پرور منشی محمد عبد الحکیم خان سیاہہ نگار نظامت سائرات خلف جناب سعادت خانصاحب جماعہ دار ملازم سرکار ٹونک متعینۂ ایجنسی ہاڑوتی ابن جناب بھیکن خانصاحب میجر مرحوم - عمر ۲۱ سال - آبا و اجداد انکے ملک رودہ کے رہنے والے ہین بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر خلد مکان بہمراہی سید احمد صاحب غازی ٹونک مین آئے انہون نے بعد عبور کتب درسیہ برفاقت منشی محمد ابراہیم خان رمز شعر گوئی اختیار کی اور جناب صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر حنیف کے شاگرد ہوئے انکے کلام کا یہ رنگ ہے غزل طرح کا یہ ڈھنگ ہے -

شکل آئینہ بنی عشق مین حیرت میری
آج ہوتی ہے زمانے سے شکایت میری
تم زمانے مین ہو بدنام کہ مین ہون صاحب
بیمروت تجھے کچھ بھی ہے مروت میری
کیون سنا کرتے ہو اغیار کے منہ سے ہر روز
تم ہو تم مجھ سے مکدر ہے کدورت میری

پچھ نہ کچھ اب تو نکل آئیگی صورت میری
حسب خواہش کوئی تدبیر نہین بن پڑتی
یہ زمانے مین تمہاری ہے کہ شہرت میری
شکوۂ وعدہ خلافی پہ یہ کہتا ہے وہ شوخ
کیا کہانی ہے مری جان شکایت میری
رہے جوہر یونہین جوہر اگر الطاف حنیف

کل کا دن تھا کہ وہ مشکور تھے دنیا بھر سے
جانتا ہون مین تجھے واہ ری قسمت میری
یون سر بزم رقیبون سے اشارے افسوس
مین تو آجاؤن جو آنے دے نزاکت میری
مین تو مین میری تمنا کی بھی مٹی ہے خراب
ایکدن ہند مین ہو جائیگی شہرت میری

حسن - منبع کلام احسن جناب منشی علی حسین خانصاحب خلف الہ یار خانصاحب مرحوم ابن ملا محسن خانصاحب مغفور المخاطب بہ محسن الدولہ بہادر ساکن مصطفی آباد عرف رامپور - عمر ۷۰ سال - یہ صاحب عرصہ چالیس سال سے بعہدہاے مختلف ملازم سرکار ٹونک ہین - اول چھہ سال تک مہتمم ذخیرہ رہے بعدہ نو برس تک عدالت فوجداری مین روبکار نویس رہے زان بعد پانچ سال تک محکمۂ پبلک ورکس مین تحویلدار رہے اب عرصہ گیارہ سال سے محکمہ سپرنٹنڈنٹی پولیس پرگنات مین بعہدہ سررشتہ داری مامور ہین - فن شاعری مین سرآمد شعرای مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے تلمذ حاصل ہے اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے - غزل طرح

ایک دونون مین رہی ہے حسرت میری
کچھ نکلتی ہی نہین عیش دل کی صورت میری

مین رہون دل مین تری یاد تری الفت میری
راستہ مانگ کا سیدھا ہی نکلتا ہے دل

اپنی تصویر بھی وہ اب نہین چھوڑ دینے
پھنس گیا کوچۂ کاکل مین یہ شامت میری

[illegible]

[illegible]

نقدلیان دل و جان جو حسینون پہ نثار
تجھکو رسوا نہ کرے خلق مین وحشت میری
مین بناؤن بھی تو کچھ اور بگڑ جاتی ہے
ہڈیان پھونک دے سوز تپ فرقت میری
ان نگاہ ستم آمیز ستم اور سہی
اونکی ضد ٹھہرے آفت ہے طبیعت میری
تم مین ہوش نہین صبر نہین حیا نہین
لٹ رہی ہے سر بازار یہ دولت میری
جسے چاہا اوسے چاہا جدھر آئی آئی
تم بگاڑو بھی تو بن جاتی ہے قسمت میری
لاکھ دامن کو مرے عقل نے تھاما لیکن
ہان سے شوق بڑھا اور بھی ہمت میری
نہ خوشامد مری مقبول نہ طاعت منظور
آج کس طرح کٹے گی شب فرقت میری
جوشش عشق یہ ترغیب جنون خوب نہین
ٹھہری موت ہے آفت ہے طبیعت میری
دل جلانے سے تو بالکل نہوا کام تمام
لے اوڑی سوے بیابان مجھے وحشت میری
یہ بتائے نہ بنے اور وہ گھٹائے نہ گھٹے
واہ ری قدر تری واہ ری قسمت میری
سینے ہمسایون کے سن سنکے تڑپ بیٹھے ہین
ناشکیبا نہ صدا ہے شب فرقت میری

راقم - بے بدل ناثر و ناظم جناب خواجہ میرزا قمر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا خان دہلوی مترجم بوستان خیال نبیرہ حضرت نجم الدولہ دبیر الملک نواب مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مرحوم صاحب دیوان - عمر ۵۰ سال یہ صاحب بھی حسن اتفاق سے جلسہ بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے - اچھی طبیعت ہے طبیعت کے رنگ کی یہ صورت ہے غزل طرح

قر دوائی عشق تمنا ہوئی رخصت میری
غیر نے جا کے سنبھالی نہو قسمت میری
ایکدن رکھ کے رہ غیر مین جائیگی ضرور
خاک مین پھر نہ ملاوے مجھے حسرت میری
ناز اور ناز جبار و نزار و تنہا آسرا
حسرتین دل کی مرے دینگی شہادت میری
اوسکا وعدہ نہین پیمان نہین اقرار نہین
ہان تو بن بن کے بگڑ جاتی ہے صورت میری
اب کوئی دن کی ہے مہمان شب فرقت میری
شادمان غیر نہو کھل گئی قسمت میری
آبرو غیر کی شرم آپکی غیرت میری
سایہ قامت کا سہی ساتھ تمہارے کیونکر
واہ رے مشق گرانباری ہمت میری
صبر اور نالہ شبگیر دوہائی موقوف
منتظر رہنے کی کچھ ہوگئی عادت میری
وصل کی رات عجب حال رہا وقت وداع
اوبھی الجھی رہی کئی دن سے طبیعت میری
دیکھ رکھے وہ بلائے شب فرقت میری
لیچلی پھر اوسی کوچہ مین یہ امید وصال
شرکت غیر سے آزردہ ہے غیرت میری
آپکی روز جزا غیر گواہی دینگے
وان پشیمانی خاطر نہو شہرت میری
ایسی ہوگی کوئی صورت جو بگڑ کر بن جائے
مین تو نہین کہتا تھا اور وہ صورت میری
دوست کے پاس لئے جاتے ہو مجکو راقم
ساتھ اپنے نہ ڈبونا کہین حسرت میری

رمز - رموز دان غوامض عمر منشی محمد ابراہیم خان خلف منشی ڈاکٹر محمد خان مرحوم سابق داروغہ سامر منشی عنام حرم

رسیا کی چہتری اگرچہ پیشتر سے تہی مگر بجلی کے صدمہ سے خاک برابر ہوگئی تہی سمت ۱۸۵۷ بکرمی مین پنڈت ابنواجی نے ہولکر کی جانب سے پہر چہتری بنوائی اور اب تک موجود ہے اس چہتری مین دیارام کایستہ مشہور باسم رسیا کہ وارفتہ مزاج تہا اکثر رہا کرتا تہا اور اشعار عاشقانہ پڑہتا تہا اسواسطے رسیا کی ٹیکری مشہور ہوگئی - اور کمر کوہچہ مذکورہ پر ایک پرانا مندر ہے کہ اوسکو ہرناجتی کہتے ہین اور حوض اوسط اوس پر تعمیر ہے کہ ایام بارش مین بلسانِ دیدہ عاشق پرآب رہتا ہے سمت ۱۸۱۲ بکرمی مین اقوام کایستہ نے مکان انپورنا دیبی کی بنا قایم کی لیکن ناتمام رہی بعدازان سمت ۱۸۶۶ بکرمی مین بینی رام و نندلعل وغیرہ قانونگویان ٹونک نے مکان انپورنا دیبی کو تیار کیا اس مین سمالعہ ۶۹۰۹ صرف ہوئے اور زرمحاصل اراضی معافی سماہتی ۶۲۵ گہ گوشائین پوجاری کو معاف کیا مکان انپورنا مین ایک تصویر سنگ سفید سے تراشی ہوئی قدیم سے تہی مگر فی زمانا بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ مطابق ہیجدہم ماہ دسمبر ۱۸۸۴ع چورون نے باین خیال کہ شاید جوت مین اس تصویر کے جواہرات ہے پاش پاش کرڈالا سمت ۱۸۸۲ بکرمی مین لال سنگہ افسر کمپو نواب امیرالدولہ بہادر کہ ملقب بخطاب راجہ بہادر تہا فوت ہوا اوسکی چہتری لب تالاب چہتر بوج موجود ہے - مختارالدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کی حویلی کے دروازہ پر یہ تاریخ مرقوم ہے

محمود حوض مسجد و العد عجیب ہے ۔ تاریخ اس بنا کی جائے غریب ہے ۱۲۰۱ھ

اب یہ مکان اعزازالامرا معزالملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ کے قبض و تصرف مین ہے - سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین مختارالدولہ بہادر نے ایک باؤڑی اور ایک مسجد متصل مزار میان گلاب شاہ پیر کے براہ بند بختہ تعمیر کی تہی چنانچہ اوسپر یہ کتبہ مرتسم ہے - یا اللہ - یا محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابوبکر - عمر - عثمان - علی - امام حسن - امام حسین ۱۲۲۲

باوری کردہ بنا محمود خان عالی ہمم ۔ سن ز ہجری یکہزار و دو صد و بست و دوم

سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین مختارالدولہ بہادر حسب الحکم نواب امیرالدولہ بہادر عامل پرگنہ ٹونک ہوئے اور کوہچہ رسیا کے دامن مین چہاونی کی بنا ڈالی نواب وزیرالدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت مہد مین اوس چہاونی کا نام کمپو دوم رکہا اور یمین الدولہ نواب محمد علی خان بہادر نے اپنے وقت مین اوسکا نام حیدری کمپو رکہا نواب امیرالدولہ نے سنہ ۱۲۲۳ھ مین رود بناس پر لشکر کو فردکش کرکے دکان تعمیر کرائے اور اوسکو بہیر کے نام سے موسوم کیا سنہ ۱۲۲۷ھ مین جامع مسجد بہیر کی تعمیر ہوئی سنہ ۱۲۳۸ھ مین اوس مسجد کا کوا تیار ہوا متصل مسجد مولانا حیدر علی صاحب مختارالدولہ بہادر کا ایک باغچہ ہے اوسکے کنوئین کے پتہر پر یہ شعر کندہ ہے

چاہ کو چاہ کر بنایا ہے ۔ باغ محمود نے لگایا ہے ۱۲۳۸ھ

بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۴ہجری مطابق ہفتم ماہ اپریل ۱۸۶۸ء روز شنبہ بتوسل حضرت وزیر اعظم بالقابہ سائر امیر گنج کے داروغہ قرار دیئے گئے اونکا حیات اوسی عہدہ پر برقرار رہے بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ہجری روز پنجشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت گزین ہوئے۔ ابراہیم خان رمز کا سال پیدائش سنہ ۱۲۹۱ہجری بست و دوم ماہ شوال المکرم ہے اور انکا اسم تاریخی اشرف جہانخان ہے انہون نے تاحیات والد خود و بعد انتقال آن ابتدا سے کتب فارسی وطب وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کو سید نیاز احمد خرو شاگرد مولف سے حاصل کیا۔ جب سید موصوف کو بیرونجات مین رہنے کا اتفاق ہوا تو اونہون نے اپنے اوستاد حضرت آسید لکھنوی کی خدمت مین تفویض کیا از آن دم تا این دم جناب موصوف کی خدمتین فیضیاب ہوتے ہین۔ ماشاء اللہ فن تاریخ گوئی مین خوب استعداد بہم پہنچائی ہے خوش بیانی انکی طبع آزمائی ہے انکی تصنیفات سے دو دیوان یکے بزبان فارسی و دوم بزبان اردو مکمل و مرتب ہین نشست کرسی الفاظ بے نظیر ہے طرح مین انکی یہ غزل پر تنویر ہے۔

مہر لب بن گئی فرقتین نقاہت میری
رنگ لائی جو کسی روز طبیعت میری
تیر انداز ترا ناز و ادائین تیری
غیر کی لاگ تری ہمدم طبیعت میری
آئنہ دیکھکے بولے وہ دم آرایش
تنگ رہی ہے نہین کس پاس سے حسرت میری
قاصدا اس طرح سے کہنا کہ وہ پوری سن لین
جیسے اچھی ہے بہر کیف کدورت میری
صبر تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد
منہ ترا پاس سے تکتی ہے شہادت میری
گر یہی دل کی صفائی ہے تو انشاء اللہ
میرا ایمان مریجان طبیعت میری

دل ہی مین رہگئی گھٹگھٹ کے شکایت میری
صورت تار نظر ضعف نقاہت سے ہون
بیقراری مری حسرت مری وحشت میری
آمد و رفت زمانے کی ہے اوس محفل مین
دل مین ٹہر کے ہی گھر کر گئی صورت میری
ہون فنا بو کی طرح الفت گل رویان مین
فقط بغیر کے دہوکے مین حکایت میری
اونکے وعدے تو بہت کچھ ہین آ گئے اے دل
مجکو دیگی ثمر نیک قناعت میری
دونون اک جان دو قالب ہین شب فرقت مین
شکل آئینہ کوئی و نہین ہے صورت میری
رہ مین معشوق تو مین عاشق معشوق مزاج

گل نئے اور کھلائیگی محبت میری
میری آنکھون سے نہان آپ ہی صورت میری
سچ تو یہ ہے کہ محبت مین مزا دیتی ہے
ہان نہین ہے تو فقط ایک اجازت میری
دامن تیغ نظر اور بڑھاؤ للہ
رگ گل کتنے ہین جسکو وہ ہے تربت میری
وہ ملین اوس ساقی مینوش کے رہتی ہے مدام
ہے یہ تقدیر یہ مقسوم یہ قسمت میری
وار ادہر بھی کوئی شمشیر نظر کا قاتل
چھوڑ کے تنہا مجھے کسطرح مصیبت میری
عشق مین جاں گئی آ کے تجھے کیا ای ناصح
مل گئی اونکی نزاکت سے نقاہت میری

جسکو کہتے ہین فلک ہے یہ غبارِ خاطر
ایکدن کانٹہ بہرا او تر جاتی ہے صورت میری

جسکو سمجھے ہین زمین ہے یہ کدورت میری
روز افزون ہے خیال بت کمسن دلمین

ضعف کی ہے یہ ترقی کہ دمِ عکس کشی
کیون نہو رمز او منگو نیہ طبیعت میری

رعنا۔ فی الواقع جوان رعنا اسم با مسمی۔ جناب سید حمید الدین صاحب سررشتہ دار نظامت مال صدر ٹونک خلف جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست۔ عمر ۲۹ سالہ صاحب دیوان برادر خرد و شاگرد حضرت کلامی۔ انکی طبیعت نداق کا مخزن ہے یہ طرز سخن ہے۔

کام آجائے الٰہی کہین الفت میری
سیر ہوتی ہی نہین اس سے طبیعت میری
خلش خار الم صدمۂ درد پیہم
ضبط یہ ضبط محبت یہ محبت میری
واعظا شورش محشر تو ہے تسلیم مگر
کون کہتا ہے کہ نکلے گی نہ حسرت میری
میرا ہر شعر ہے اک ساغر میخانۂ عشق

کاش بن جائے اوسی کوچے مین تربت میری
حال دل مجھ سے نہ پوچھو مری صورت دیکھو
یہ دل زار مرا اور یہ ہمت میری
کسکے جلوہ نے کیا ہے متحیر ایسا
کونسی بات مین کم ہے شب فرقت میری
ضعف سے گھٹ کے بنا صورت تصویر خیال
مست ہے بادۂ الفت سے طبیعت میری
میرے قابو مین نہین ہائی طبیعت میری

کیا مزہ ہے غم الفت مین الٰہی توبہ
میری صورت ہی کہے دیتی ہے حالت میری
آہ نکلی نہ لبون سے نہ اوٹہا دل سے دہوان
رنگ تصویر بنی جاتی ہے صورت میری
جان کے ساتہہ ہے یہ جانکا نکلنا ہے ضرور
تیری فرقت مین ہوئی ابتو یہ حالت میری
الفت یار نے مجبور کیا ہے رعنا

راغب۔ بعلوم سراپا طالب۔ محمد سعید خان خلف جناب محمد شریف خانصاحب رسالہ دار مرحوم انہون نے کم سنی مین کچھہ کتابین مولف سے پڑہی تہین اب بعد مرور عرصۂ سی سال علم کا شوق ہوا عربی کی زبان کی صرف نحو حاصل کرکے علم فلسفہ منطق و معانی و بیان و فقہ حاصل کر رہے ہین۔ گاہے ماہے شعر کہتے ہین وہ بھی بہت کم۔ شعر و سخن مین کسی کے شاگرد نہین صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق کی رفاقت مین مجبور ہو کر یہ نداق اختیار کیا۔ عاشق کا بے لطف کرنا گوارا نہ جانا یہ رنگ طبیعت ہے۔ غزل طرح

تو نہین اپنی ہی نہین خاک ہے خبر میری
بیشک اتنی تو سمجھے ہی ہے شکایت میری
کیا کرون میری تو مٹی بہی فنا کا خمیر

کیا گلا غیر سے گر اب ہو شکایت میری
سب ترے حسن کو حیرت سے کہڑی تکتے ہین
تم بدل جاؤ نہ بدلے گی یہ عادت میری

ہای شوخی کہ وہ کہتے ہین مرے شکوہ پر
کون فریاد سنے روز قیامت میری
اوسکی پرسش ہے یہ راغب نے کہا حسرت سے

بنا فرمود چون عالی مکانے — امیر الدولہ باطرز دل آرا
سر و سر خیل سرداران عالم — ز صیت فیض او شہرت بہر جا
بپیش جود آن فیاض دوران — بگیرد نام حاتم کس بدینا
بمیدان چونکہ اسپش گرد جولان — بیکدم شد قیامت آشکارا
زکین بگرفت چون آن تیغ در دست — چو گو برداشت از زین فرق اعدا
بہم گرگ و غنم در دور عدلش — ہمی نوشند باہم آب یکجا
بعہد او ز بس دین را رواج است — تمامی کفر زائل شد سراپا
بنافہ نافہ گردیدہ گرہ بو — شمیم خُلق چون رفتش بصحرا
پے تفریح خود در قلعہ خاص — بنا کردہ مقام فرحت افزا
بخوبی در جہان ضرب المثل شد — سر اعدا ازو بر سنگ خارا
بجائے آب و گل بس صرف کردند — زیاقوت و گہر الماس و مینا
ز انوار زر و الماس و گوہر — تو گوئی جلوہ صد مہر پیدا
بتوصیفش سخن دیگر چہ رانم — کہ بیکار ست فکر من درینجا
زذات آن مکین این فیض منزل — الٰہی تا ابد آباد بادا
چو شادان جُست تاریخ بنایش — خرد گفتا۔ مقام عشرت افزا
۱۲۴ھ

آور اسی سال مین روبروئے قلعہ معلی ایک باغ لگایا گیا اور اوس کا نام نظر باغ رکھا گیا چنانچہ یہ اوسکی تاریخ ہے ~~

چہ خوش باغ از قلعہ پیش نظر — نظر باغ نامش ازان شد مگر
ز ہر نوع اشجار خوش میوہ دار — چہ انجیر و امرود و نارنج و نار
بسا سیب و لیمون و انبہ بہی — یکے از دگر بردہ گوئے بہی
بسا نخل خوش رنگ خوش سایہ دار — ز بالا قد دوش شدہ شاخسار
مگر از پئے ہر مکین و مہین — بخدمت فرو کردہ سر بر زمین

حال کیا پوچھتے ہو دیکھو حالت میری

سیف - شاعر و ماہر بہ کیف - جناب خانصاحب محمد سیف الدین خانصاحب خلف خانصاحب محمد شاہ دین خان صاحب مرحوم خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۹۵ سالہ صاحب دیوان ساگرد سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

پھر ستم پیشہ پہ آئی ہے طبیعت میری
غیر کے منہ سے وہ سنتا ہے حکایت میری
جب سے مخلوق نے جانا ہے تمہارا عاشق
وہ جو خصلت ہے تمہاری تو ہے عادت میری
دستِ رنگین کی محبت مین اگر دم نکلا
اپنی صورت سے ملاتے ہین وہ صورت میری
نگہہ لطف ادہر ہو تو مین اچھا ہو جاؤن
اونپہ جس روز سے آئی ہے طبیعت میری
آبلہ پائی نے عالم مین کیا ہے مشہور

پھر مصیبت کی طلبگار رہی راحت میری
اوڑہ گئی دشت سے اکدم مین ہوا کے مانند
کونسا دل ہے کہ جسمین نہین الفت میری
عمر بھر گیسوے پر پیچ کی بیڑی پہنی
خون رولائیگی ہزارونکو شہادت میری
وہ نظر باز ہون دنیا مین کہ بعد مردن
چشم بیمار کے قبضہ مین ہے صحت میری
لاکھ چھیڑا وا نہین پر منہ سے نکلتی نہین بات
میرے قدمون سے لگی رہتی ہے شہرت میری
بس اوسی دم سے ہوا خواہ ہے جنت میری

ابتو کچھ رنگ دکھانے لگی الفت میری
دیکھ پائی جو بگولونے کدورت میری
تم جفا دوست ہو اور مین ہون وفا پر مائل
موت لینے آکے بڑہائی ہے یہ منت میری
مرض عشق یہان وان غم کونین نہین
آکے چومین گے حسین آنکھون سے تربت میری
دل جگر دشمن جانی عیاذاً باللہ
بے دہانی یہ ہوئی مہر بہ حجت میری
جب سے رکھا ہے قدم کوچۂ محبوبین سیف

سراغ - خوش دماغ - جناب محمد حضرت نور خانصاحب خلف اصغر حافظ محمد جمال خانصاحب رسالدار مرحوم ابن ہمت خانصاحب رسالدار مغفور عمر ۳۲ سالہ گاہے ماہے کسی مشاعرہ مین مجبوراً احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہین انکو پہلے تلمذ صاحبزادہ محمد رفیع الدین خانصاحب دانش سے تہا بعد انتقال اونکے غزل حضرت داغ دہلوی کو دکھاتے ہین - مولف کے خسرال کے رشتہ سے پھوپی زاد بھائی ہوتے ہین - ورزش کا شوق بکثرت ہے یہ رنگ طبیعت ہے - غزل طرح

کچھ زمانے سے نرالی ہے طبیعت میری
اوسکی تقدیر ہے اوسکی مری قسمت میری

نہین سنتے نہین سنتے وہ حقیقت میری
روز ہو ہو کے بدلجاتے ہین وہ عدوون سے

کیون کرون غیر کے گھر جانے کا شکوہ اون سے
روز بن بن کے بگڑ جاتی ہے قسمت میری

اوسکی تصویر ہی آ دے تو مجھے ای قاصد
اور وفا غیر سے ہو خوبی قسمت میری

کچھہ تو نکلے گی شب ہجر مین حسرت میری
چلبلا جب کوئی معشوق نظر آتا ہے

آپ یون وعدہ کرین اور قسم بھی کہائین
گدگداتی ہے مگر اب بھی طبیعت میری

سُہا - اختر برج سخن بے بہا جناب مولوی امیر حسن خانصاحب مدرس اسکول صدر ٹونک خلف جناب مولوی غضنفر علی خانصاحب مرحوم ابن جناب مولوی نجف علی خانصاحب مغفور عمر ۳۶ سالہ فارسی شعر اکثر اُردو کمتر کہتے ہین - انکی اشعار کی کیا بندش چست ترکیب درست ہے -

مجھکو الفت ہی تری تجھکو محبت میری
آپ کس بات پہ کرتے ہین شکایت میری
مین اور اوس شوخ کا محتر ہین ہوش اکی توبہ
نظر آتی نہین مٹھی مین امانت میری
یا الٰہی مین تری شان کریمی کے نثار
اسکے بننے سے بگڑتی ہے طبیعت میری
لطف ہے بندہ بیدام بناتے ہین مجھے

اور اگر اب بھی نہو وصل تو قسمت میری
مین وہ ناکام ہون مرجاؤن جو ناکامی مین
کہین وہ ہی نکرے جاکے شکایت میری
بعد مرنے کے وہ میت پہ تو کیا آئے گا
وہ رقیبون سے لڑے لڑ گئی قسمت میری
دیکھیں شرم و حیا مُنہ پہ نہ آنچل ڈالو
مول لیکر بھی وہ دیتے نہین قیمت میری
جسجگہہ بین ہون سُہا ساتھہ ہے قسمت میری

مین تو یون کرتا ہون شکوہ کہ نہ بولے برسون
سارے ناکام کرین آکے زیارت میری
طائر رنگ حنا اوڑ گیا لیکر دل زار
زندگی مین ہی نہ کی جسنے عیادت میری
مین متانت سے بھی بیٹھون تو وہ فرماتے ہین
صاف کہدو کہ بُری لگتی ہے صورت میری
یہین ملجائیگا جو کچھہ مجھے ملنا ہوگا

سوز - کلاہش تیر جگر دوز - منشی لچھمی سہای ولد منشی راج کنوار صاحب نمبردار قصبہ بلکیہ ضلع کول علیگڈھ عمر ۲۱ سال شاگرد سرآمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی -

جان لے لیگی کسی دن شب فرقت میری
مجکو یہ فخر کہ یکتا ہے طبیعت میری
شکوہ کرتا ہون تو شوخی سے وہ یہ کہتے ہین
اونکی آنکھو نمین کرے گھر جو مروت میری
کشش دل مین جو کہاؤن وہ جگر تھامی آئین
ہر گھڑی دیکھہ کے روتے ہین وہ تربت میری

رایگان جائیگی اگر روز یہ دولت میری
چکنی صورت پہ پھسلتی ہے ندیدونکی طرح
واہ وا واہ مجھی سے ہے شکایت میری
غیر کے ساتھہ ان آنکھون سے مین دیکھون اونکو
رایگان جائے الٰہی نہ یہ محنت میری
اہل مجلس کے نہ آجائین کلیجے منہ کو

اونکو یہ ناز کہ بے مثل ہے صورت میری
کچھہ انوکھی ہے نرالی ہے طبیعت میری
بھولکر جانب اغیار نہ دیکھین وہ کبھی
واہ رے بخت مرا واہ رے قسمت میری
آبرو بخشتے ہین بعد فنا بھی مجھکو
محفل عیش مین پوچھو نہ مصیبت میری

مسافرین ومتردوین بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوساطت مختار الدولہ بہادر تعمیر کئے گئے ہین چنانچہ تاریخ تعمیر تالاب یہ ہے ٥

زفضل خدا شد محمد امیر	بنا کرد محبوب پاک غدیر

حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسی تالاب کے شمال رخ پر ایک مدرسہ تعمیر فرماکر **مدرسہ خلیلیہ** نام رکہا ہے - عیدگاہ باغ شہر سے باہر متصل بناس باغ بفاصلۂ یک میل واقع ہے اور اسکو **نواب پسند** بہی کہتے ہین فی زمانا حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسمین ایک نئے کوٹہی نہایت خوش قطع وخوش وضع بنوائی ہے بایام گرما اکثر حضور اسی باغ مین استراحت فرماتے ہین بناس باغ شہر سے باہر بفاصلۂ یک میل رود بناس پر واقع ہے اگرچہ یہ باغ بہت دیرینہ سال ہے مگر فی الحال رئیس حال نے از سر نو عریض وطویل احداث فرماکر **بیگم باغ** کے نام سے موسوم کیا ہے اور اسکے وسط مین ایک حوض نہایت آب وتاب کے ساتہہ تعمیر کیا گیا ہے ایام بارش مین اعلی درجہ کی تفرج گاہ ہے - باغ بند بیرون شہر بجانب شرق بفاصلۂ یک کروہ متصل رود بناس پائین کوہچہ عمق مین واقع ہے اور اسکی کنارۂ اعلی پر جانب شرق مکانات پختہ عمدہ تعمیر کئے گئے ہین اور اس باغ کے گوشۂ جنوبی پر بند آب نہایت وسیع وعمیق ہے اور بند آب مین جانوران آبی ہر قسم کے رہتے ہین اکثر حضور نواب صاحب بہادر یہان رونق افزا ہوتے ہین **فیروز باغ** بسمت شمال بیرون شہر لب شاہراہ عیدگاہ وعسکر فیروزی واقع ہے اسکو افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست نے برعایت فیروز جنگ فیروز باغ نام رکہا ہے حسن وخوبی اور دلفریبی مین یہ باغ رشک گلزار فرخار ہے چمن چمن طرفہ بہار ہے اسکے کنارۂ شرقی وشمالی پر ایک بنگلہ خوش وضع ہے اور اوس بنگلہ مین ایک چہوٹا سا حوض فوارہ دار ہے - باغ خالہ صاحبہ لب دریا ے بناس واقع ہے اس باغ کو خالہ صاحبہ نواب وزیر الدولہ بہادر اہلخانہ سید علی شاہ صاحب نے بعد انتقال وارتحال شوہر خود اپنے نام سے موسوم کیا ہے بیگم باغ قدیمی متصل بناس باغ واقع ہے اس باغ کو والدۂ ماجدۂ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا تہا اسمین قبور جناب اخوند محمد ایاز خانصاحب والد ماجد بیگم صاحبہ موصوفہ ودیگر قبور مثل سید علی شاہ صاحب وحافظ میر عالم خانصاحب وشاہ عالم خانصاحب موجود ہین اور علاوہ ان باغات کے اطراف شہر مین اکادن ٥١ باغ سرسبز ہین خاص شہر مین چہپن ٥٦ مساجد پختہ موجود ہین از انجملہ تین مسجدین کلان وخوش قطع ہین ایک جامع مسجد واقع امیر گنج لب شاہراہ عام تعمیر کی ہوئی نواب امیر الدولہ بہادر کی ہے چنانچہ اوسکی تاریخ پہلے لکہی گئی سنہ ۱۲۹۸ھ مین اس مسجد کی رئیس حال نے ترمیم فرمائی ہے یہ اسکی تاریخ ہے ٥

زہے مسجد وحوض عالی بنا	کہ دلچسپ آمد چو دار النعیم
زسر کردہ باہم کہ آید در ان	چو گل بشگفد از ہبوب نسیم

سوز اُستاد مین ہے اسدؔ نام آور | کس لئے اہل سخن مین ہو شہرت میری

شاکر - ناظم ونائب - محمد عثمان خان نبیرۂ جناب غلام اکبر خانصاحب مرحوم ساکن قدیم سنبھل ڈپٹی کلکٹر ملازم ریاست جیپور - عمر ۴۰ سال - شاگرد مولف - انہون نے ابتدا سے کتب درسیہ مولف سے پڑھکر انشا پردازی کے شوق کو بڑھایا پھر تحریرات کارروائی محکمہ جات کا کام سیکھا آخر بدولت استحصال کارروائی ضروری واکتساب امور لابدی و تحقیقات مقدمات سخت و دشوار و انصرام معاملات ہر کار بتدریج عہدۂ ڈپٹی کلکٹری ریاست جیپور پر فائز ہوئے - کبھی کبھی احباب کی خاطر سے شعر بھی کہہ لیتے ہین یہ اشعار ان کے طبعزاد ہین -

آئنہ دیکھین تو کھل جائے نقاہت میری
وای کاوش سے مٹی صورت راحت میری
ہے وہی دل کہ ہے جس دل مین غم عشق ترا
ایک مین ہون کہ بھری غم سے ہے نیت میری
ظلم نے تجکو سکھایا تو مجھے الفت نے
گر نہین دیکھتے دیکھو تو طبیعت میری

دیکھاو نزار ہوا نقشہ ہے کہ صورت میری
یہ ہوئی طاق تری ہجر مین طاقت میری
ہے وہی آنکھ کہ جسمین ہے مروت میری
مین ہی تو جور و جفا کرتا ہون اک عالم پر
رنگ تیرا ہے نہ اب وہ نہ ہے صورت میری
وہ خوشی سے مجھے دیتے ہین الم اے شاکر

ہای رنجش سے گھٹی لذت وصلت میری
ضعف سے نقش بہ دیوار ہے صورت میری
ایک وہ ہین کہ جتاتے نہین الفت کا مزہ
اک زمانے کی زبان پر ہے شکایت میری
گر نہین سنتے مری شعر ہی [illegible] چار سنو
مایۂ راحت صد جان ہے مصیبت میری

شاد - فصاحت بنیاد منشی جگن ناتھ پرشاد اہلمد نظامت مال صدر ٹونک خلف منشی لالہ رشک بہاری لعل صاحب عمر ۴۰ سال - آبا و اجداد انکے قصبہ سوردن ضلع ایٹہ مین منجانب سرکار گورنمنٹ سات گاؤن مثل شام سرونگری ایٹرودرام سر وغیرہ کے نمبردار تھے انکے والد بتاریخ ہیزدہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق نوزدہم ماہ مئی سنہ ۱۸۸۹ء داخل دارالریاست ٹونک ہوئے اور متوسل جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بتاریخ بستم رجب المرجب سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۰ عیسوی بعہدۂ سیاہہ نویسی نظامت مال صدر پرگنہ ٹونک پر مقرر ہو کر بعد چندے جس کا گزاری عہدۂ جمع خرچ نویسی نظامت موصوفہ پر مامور ہوئے اور تا حال کار مفوضۂ خود کو بخوبی انجام دیتے ہین - انہون نے بعد حصول علم فارسی و انگریزی و ناگری فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان زمزمؔ کی شاگردی اختیار کی اور تا حال اصلاح لیتے ہین

غزل طرح

آپ کرنے لگے غیرون سے شکایت میری | ابھی ایسی تو نہ بہکی تھی طبیعت میری | نہ کھنچی مانی و بہزاد سے صورت میری

کھیل ترکون کا ہی کیا کوئی یہ چتونہ میری
واسطے شیخ سے مجھکو نہ برہمن سے غرض
آنکھین کھل جائینگی یکھو گے جو صورت میری
آئنہ دیکھکے چپ کیون ہوئے شکل تصویر
کیا محبت مین محبت یہ محبت میری
تجھ مین شوخی ہی غضب مجھ مین بلا دلسوزی
تو نہین ہی تو نہو ہی تری الفت میری
اسقدر جبکہ تلون ہو ترقی پہ ترا
بت پرستی بہی ہی واللہ عبادت میری
مرمٹے پر بہی نہ اس دل سے ہوا دور غبار

آپ کیون آئے ہین کیا شی ہی عیادت میری
دیر و کعبہ سے مبرا ہی عبادت میری
مجھسے وہ کہتے ہین ان سب کی حفاظت رکھنا
تمتو کہتے تہے کہ بے مثل ہی صورت میری
اس دشمن کی بہی توڑی نہین جاتی صاحب
فتنہ ہی چال تری آہ قیامت میری
چاک دامن سے بری ہو گئی پہلے ہی قبا
ایک صورت رہے ممکن نہین سیرت میری
دہیان قاتل کا بہی ہی شوق شہادت بہی ہی
ہی عیان شیشۂ ساعت سے کدورت میری
ہند کیا شہرۂ آفاق ہی شہرت میری

جائیے جائیے اب غیر ہی حالت میری
تمنے دیکہا ہی کہان چاہنے والا کوئی
بر من دل مین ہی جان جان مین ہی الفت میری
کیا عداوت مین عداوت وہ عداوت اونکی
یہ نزاکت ہی تمہاری یہ نقاہت میری
دل کو بہلاتا ہون اسے ہی مین تنہائی مین
بند و بست اپنا عبث کرتی ہی وحشت میری
دیکھکر شکل صنم منہ سے کہا اِلّا اللہ
یہ محبت ہی مری اور وہ ہمت میری
صدقۂ حضرت اُستاد سے دیکھو ای شاد

طپش - مذاق منش - منشی لالہ امراؤ لال جمع خرچ نویس محکمۂ نظامت سائرات دربار ٹونک شاگرد مولف عمر تخمیناً ۲۰ سال اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے -

رفتہ رفتہ یہ ہوئی ہجر مین حالت میری
خود بخود اوسکو گوارا ہوئی صحبت میری
تجھکو کیا سمع خراشی سے ہی ناصح مطلب
آپسا دوست کرے جبکہ حمایت میری

کہ نہ پہچانی احبا نے بہی صورت میری
آپتو جور و ستم کچھ نہین کرتے مجھ پر
کہین اسطرح بہلتی ہی طبیعت میری
بے بلائے مرے گھر آپ چلے آئین گے

یک بیک آگئی زور و نیہ جو قسمت میری
مفت بدنام کیا کرتی ہی وحشت میری
مشکلین سخت پڑین کیون نہ عدو کو بہیم
آگئی جذبہ مین جس روز طبیعت میری

ای طپش سوز محبت کی طپش ہی آفت
طپش مہر سے بہی بڑہ چلی حرارت میری

ظہیر - فصاحت و بلاغت تخمیر - جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب مصنف قصۂ ممتاز سابق داروغہ ماہی مراتب شاہ دہلی حال ملازم سرکار ٹونک - عمر تخمیناً ۷۵ سال - صاحب دو دیوان شاگرد حضرت ابراہیم ذوق دہلوی - خلف اکبر صلاح الدولہ مرتجع رقم خان سید جلال الدین حیدر خان مرحوم بخطاب نسخ اُستاد بادشاہ دہلی - ماشاء اللہ اچھا رنگ طبیعت ہے صفحۂ تاریخ پر

کی امیزن اور برہمنون کے نام مقرر ہے اور جو دہرات سراوگیون کے نام ہے - واضح ہو کہ ریاست ٹونک واقع ملک راجپوتانہ داخل رزیڈنسی راجستان ہے اور یہ پرگنات متفرق اضلاع پر منقسم ہین دو پرگنہ داخل ملک راجپوتانہ ہین اور تین پرگنہ داخل مالوہ سنٹرل انڈیا ہین پرگنہ ٹونک و علیگڈہ کے مقدمات محکمہ رزیڈنسی شرقی راجپوتانہ واقع جےپور و ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک واقع چہاونی دیولی سے متعلق ہین اور پرگنہ پڑاوہ کے مقدمات محکمہ ایجنسی مغرب مالوہ واقع چہاونی آگر سے متعلق ہین اور پرگنہ نمباہڑہ کے مقدمات محکمہ رزیڈنسی میواڑ واقع اودےپور سے متعلق ہین - اور پرگنہ سرونج کے مقدمات ایجنسی سیہور علاقہ بہوپال سے متعلق ہین -

اس پرگنہ مین چاہ پختہ اس قدر ہین للعہ ۳۴۴ چاہ خام للعہ ہین - یہان سیر دو قسم کا مروج ہے ایک ۸۰ روپیہ بہر کلدار کا جسکو سیر پختہ کہتے ہین دوسرا سیر ۴۰ روپیہ کلدار کا جسکو کچا سیر کہتے ہین - ۱۸۰۳ء مین یہان دار الضرب یعنی ٹکسال مقرر ہوئی عبارت سکہ روپیہ - ضرب ٹونک بعہد ملکہ معظمہ سلطنت انگلستان قیصر ہند ۹

مبارک سکہ زد از فضل یزدان	رئیس ٹونک ابراھیم علیخان

عبارت سکہ فلوس ضرب ٹونک عہد ملکہ معظمہ انگلستان قیصر ہند محمد ابراہیم علی خان والی ٹونک - چونکہ سکہ مین چنور کی علامت ہے اس سبب سے روپیہ سکہ چنور شاہی کہا جاتا ہے - ۱۸۶۴ء مین بعہد نواب محمد علیخان بہادر ریاست ہذا مین شفاخانہ مقرر ہوا اول اوس شفاخانہ کا منصرم بہیکو سنگہہ نیٹو ڈاکٹر بمشاہرہ معنٌہ کلدار مامور تہا - بعدازان لالہ پربہولال بمشاہرہ یکصد روپیہ سکہ کلدار مامور رہا فی الحال شفاخانہ کا منصرم سید اصغر علی ہے - ریاست ہذا مین بہت سے طبیب ہین مگر فی الحال سات طبیب مثل سبعہ سیارہ سپہر حکمت پر تابندہ ہین ازانجملہ دو حکیم یعنی مولوی سید محمد دائم علی خان صاحب مع پسر حکیم مولوی سید برکات احمد صاحب معالج خاص حضور انور ہین و حکیم سید علی حسن صاحب خلف اصغر حکیم سید نثار علی صاحب ساکن امروہہ و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب المتخلص بہ سیماب و حکیم احمد علیخان صاحب داماد حکیم سید سرور شاہ صاحب مرحوم و حکیم عابد علی خانصاحب المتخلص بہ کوثر خیرآبادی و حکیم محمد عبد الرحمن معالج اہل خاندان و نیز معالج رعایا سے شہر ہین اور فی زماننا حکیم محمد یوسف خان خلف جناب حکیم مولوی سلطان محمود خان صاحب بہی اچہے معالج ہین - یہان کئی مدرسے منجانب ریاست مقرر ہین اون سب کے نگران پرنسپل حسن مرزا صاحب دہلوی بمشاہرہ مبلغ ماضہ ۱۵۰ مامور ہین اکثر اطفال پاس یافتہ موجود ہین اس پرگنہ مین دو ندیان ہین ایک کا نام بناس ہے اور یہ ندی کوہ آبو سے نکلی ہے علاقہ میواڑ و علاقہ جےپور ہوتی ہوئی رود چنبل مین شامل ہوئی ہے فصل ربیع مین خیار و خربزہ و تربوز و آلو و جو و بادنجان وغیرہ اس مین بکثرت پیدا ہوتے ہین اور سرکار مین محصول الشرح ضبطی فی بیگہ چار روپیہ لیا جاتا ہے - دوسری ندی ماؤسی ہے کہ موضع گلود علاقہ ٹونک سے برآمد ہو کر بناس مین شامل ہو گئی ہے - اور ایام بارش

بنا بر یادگار یہ صورت ہے۔

دل مین کس پیار سے رکھتے ہو عداوت میری
ٹپکی پڑتی ہی عداوت سے محبت میری
ہون بہی دنیا مین نہین ہی ہون برنگ عنقا
دل مین تم خوب سمجھتے ہو محبت میری
حشر آیا غضب آیا جدہر آئی ظالم
بند و پرور ہی مرے ساتھہ ہی قسمت میری
ٹوٹنے ہی کے لئے ہے مری توبہ زاہد
گل مین نکہت ہی نہ غنچہ مین نزاکت میری
میگسار و مری توبہ کا بہروسہ کیا ہے
چہین لی روز ازل غیر نے قسمت میری

مجھسے بہتر ہی ہر حال کدورت میری
ناتوانی سے وہ نازک ہی طبیعت میری
لے اوڑی ہی مجھے آفاق مین شہرت میری
خواب مین بہی تو بس مرگ نظر آتا ہون
ملتی جلتی ہی تری ضد سے طبیعت میری
عرض مطلب پہ کبہی منہ سے نکلتی ہی نہین
باندہنے ہی کے لئے روز ہی ہمت میری
داور حشر سے کہنے کی تو گنجائش ہو
دیر لگتی نہین بہرتے ہوئے نیت میری
وہ نہون پاس نہون رشک تو ہی دلمین ظہیر

آپ اور غیر سے کرتے ہین شکایت میری
تم سے پہلے ہی بدلنے لگی حالت میری
یہ تو کہنے ہی کی باتین ہین بہت ہین تم سے
روز ہوتی ہی رقیبونکو زیارت میری
آپ دشمن کے طرفدار ہوئی تو ہو جائین
آپ کی ہان ہی یہ کمبخت کہ حسرت میری
آئنہ دیکھہ کے اک آہ کے وہ فرماتے ہین
غیر کے ہاتھہ سے ہو کاش شہادت میری
جو کہے سچ ہی وہ جو ناز کرے ہی وہ بجا
دخل اغیار سے خالی نہین خلوت میری

عنایت۔ مرکز دائرۂ درایت جناب مولوی عنایت حسین خانصاحب خلف مولوی سیف اللہ صاحب اخوند باشندۂ رامپور افغانان مقیم حال ٹونک۔ سن تخمیناً ۴۹ سال۔ آبا و اجداد انکے ہمیشہ سے ملازم سرکار ٹونک رہے اور دیہات پرگنہ ٹونک سے بطور جاگیر پاتے ہین۔ انہون نے بزمانۂ سابق فن شاعری کو جناب شیخ امداد علی صاحب بحر لکھنوی سے رامپور مین حاصل کیا بعد انتقال انکے فائز دار الریاست ہوکر سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کی شاگردی اختیار کی اور کتب متداولہ و متعارفہ درسیہ مولف سے دیکھین۔ بنظر توجہات سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی چند روز مین صاحب دو دیوان ہو گئے دیوان اول بطور سراپا یعنی از فرق تا قدم دو دیوان دوم مانند دواوین شعرا مکمل و مرتب ہین انکا یہ کلام یادگار عام ہے۔

بنکے مرنہ بن رفتار سے گی رنگت میری
حال دل اصاف کہے دیتی ہی صورت میری
مرکے بہی ہین اسی دنیا سے لئے جاتا ہون
مجھکو مقتل مین لئے جاتی ہی ہمت میری

خاک اوڑا ہی مری قبر پہ حسرت میری
زاہد خشک کا دل کیون نہو جل جلکے کباب
دفن ہوتی ہی مری ساتھہ ہی حسرت میری
اپنی آنکھون مین انہین کہتا ہون پتلی کیسطرح

نہین سنتا نہ سنے کوئی حقیقت میری
آتش تر سے جو ساقی ہو ضیافت میری
آج مشتاق شہادت کے پہرے ہین صد شکر
کرتے ہین طفل ہر اشک اسپہ شکایت میری

مین گلو و گھاٹ و لوغرے کے گھاٹ سے ذریعہ کشتی بباعث طغیانی دریائے بناس باشندگان اندرونی دہلی کو باخذ محصول کشتی عبور کرایا جاتا ہے - باصرار و استبداد بعض محبان صادق الوداد و مخلصان اخلاص نہاد اس ندی کی صفت مین چند فقرات فارسی کے لکھے جاتے ہین - وہ ہیچ خوش و رباعیست عجیب و غریب کہ آبش بسان چشمۂ زلال اصحاب کرم و ارباب ہمم جاریست و نخل صدا بیاری سبزہ [illegible] خضر آب حیوان است و غنچہ طبعان ہا اصل را آب پیکان - اطفال نبات را دایہ - و مفلسان اشجار را مایہ - [illegible] گشت ز اسمعیل صفت تشنہ - صاف و شفاف بے لاف و گزاف جوع [illegible]

بحر بناس آنکہ بخوبی ذات　　نیست کرا ز نیل درون صفات
از گہر آبش بصفا بیشتر　　[illegible] بجلادت [illegible]
ہاضم و شیرین و سبک خوش گوار　　شربت شیرین شکر ست آشکار

و بموسم برشکال طغیانی آبش بیش از بیش کہ صفت بحر اخضر [illegible] بامواج [illegible] بسان [illegible] آب [illegible] انفعال غوطہ زن - و شادابی و سیرابیش طراوت بہار و لطافت گلزار را برنگ [illegible] رنگ [illegible] کہ از روے سلسبیل ارم ست و خنکی آب ہوا کہ دافع [illegible] سوداوی خفقان [illegible]

لطیف و دلکشا آب و ہوائے　　مبارک منزلے فرخندہ جائے

صفائی آبش آب گوہر را آب داد و روانیش روان در قالب [illegible] روان [illegible]

شود تیغ آہن چو زین آب تر　　ز خجلت شود آب آب گہر

و پہنش بعض جا یکسیل و بعض جا نصف میل [illegible] لب جو [illegible] اندیشۂ دور بین سے [illegible]

روان اندرو ماہی سیم سیما　　برنگ ہلال اندرون [illegible]

و علاوہ این سبزۂ نو خیز رشک خط غالیہ بیز نوخطان فتنہ انگیز زیادہ از اندازہ کہ [illegible] باین یک بیت پرداخت

اندرو سبزۂ نو خاستہ آب روان　　چشم بر دور بگوئے کہ بہشت دگر ست

و بسا جانوران و پرندگان خوش الحان و خوش رنگ دران رنگا رنگ و نیک آہنگ

دران بسیار مرغان خوش آہنگ　　بالحان ارغنون سا گردہ بر چنگ

جان اسی واسطے اٹکی ہے لبون پر آکر
کہ دم مرگ ہی سن لین وہ وصیت میری
بزم مین غل ہے یا غیر کو کسنے کہے
شوخیان آپکی ہین یہ کہ شرارت میری
دہیان اوس زلف مسلسل کا بہت رہتا ہے
کہین پابند جنون ہو نہ طبیعت میری
کیا پڑے فاتحہ وہ فتنۂ محشر آیا
زلزلہ مین ہے پس مرگ جو تربت میری
ہاتھ ایمان سے اوٹھاکر سجدۂ الفت مین
پاؤن پجواتی ہے اوس بت کے طبیعت میری
کیون برا جانتے مجھکو یہ حسینان جہان
اچھی تقدیر اگر ہوتی محبت میری

عشق - سراسر رفق - منشی سید برکت علی خلف سید علی محمد صاحب ساکن قدیم بھوپال حال خوشباش ریاست ٹونک عمر ۲۱ ساله ملازم نظامت سائر صدر - انہون نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق اسدرجہ بہم پہنچائی کہ بڑے بڑے خطاطان خوشنویس کی سر مشق سے مشق ملا دی مولف کے کہنے سے کبھی کبھی شعر بھی کہہ لیتے ہین یہ انکے اشعار ہین -

خوب ہوا ان سے جو بھر جائے طبیعت میری
کہ حسینونکو ذرا بھی نہین الفت میری
مجھسے کیا پوچھتے ہو ہجر مین حالت میری
کیا بتاؤن مین نہین دیکھ لو صورت میری
تیرا چرچا جو ہوا ہے تو مرے صدقے مین
تیری شہرت جو ہوئی ہے تو بدولت میری
لب پہ آتے ہی دو عالم کو جلا ڈالے گی
قہر ہے آتش آہ شب فرقت میری
یون نہ کہ کبھی بک بک سے مرا سر خالی
مانتے حضرت ناصح جو نصیحت میری
یون نہوتا اگر آتا تو وہ چھپکر آتے
کچھ بھی ہوتی انہین قاصد جو محبت میری
مجھکو تو آپکی جانب سے نہین کچھ شکوہ
آپ کس وجہ سے کرتے ہین شکایت میری
کاٹے کٹتی ہے نہ ٹالے سے کبھی ٹلتی ہے
کوئی آفت سی ہے آفت شب فرقت میری
بعد مردن بھی نہ آئے وہ کبھی تربت پہ
دل گئی خاک مین اے عشق محبت میری

نگین - فصاحت آگین شیخ محمد خلف شیخ نور محمد تاجر - عمر تخمینا ۲۰ سال انہون نے بعد مطالعہ کتب درسیہ وغیرہ شعرگوئی کا شوق کیا اور فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان رمز کے شاگرد ہوئے -

عشق گیسو مین پریشان ہے طبیعت میری
کیا دکھائیگی الٰہی مجھے قسمت میری
عوض فاتحہ ٹھکراتے ہین تربت میری
بعد مردن بھی ہے منظور انہین ذلت میری
کہتے ہین دیدۂ آہو مین ہے میری شوخی
اور دل سنگ مین در پردہ شرارت میری
لالہ سان داغ محبت ہے ترا اس دل مین
دیکھ لو ترک گل افشانی ہمت میری
بھول جائے بخدا اب وہ نزاکت اپنی
دیکھ لے آکے کسی دن جو نقاہت میری
اس سے نکلے گی تو یہ کس کے یہان جائیگی
میرے دل ہی مین ہے پرچین حسرت میری
میرے دل سے نہین جاتا ہے تصور تیرا
تیرے دل مین نہین آتی ہے محبت میری
کالے کوسون ہے ابھی کوچۂ قاتل صد حیف
مجھکو چلنے نہین دیتی ہے نقاہت میری
اسکے دل مین بھی کدورت ہے اوسی بت کیطرح
کہ مجھے خاک کئے دیتی ہے تربت میری

دبایام گرما خربزه دهنده اند دران چنان شیرین ولذیذ می شود که لب ملبب می چسپد و انگشت زبان ومی از ذکرش باهم نمی پیوندد حلاوتش که خرما خرما شکر در بار او ست و شکر شکر حلوا ور کار - نوشین لبان شیرین دهان بصد جان خریدار و بهزار منت خواستگار - مذاقش را که کام جان شکر لبان شیرین می سازد و ذائقه حلاوت سے بخشد فرهاد منشان از کوه کوه هوایش در خریداری و سبز بختان و فیروز طالعان در جان نثاری و جان سپاری - مگر آبش خاصه آب گوهر و یاقوت و زمرد دارد که بارشش سفید و سرخ و برگش مینا رنگ مے بر آید زهی حلاوت که بتمثیلش لبهای زمرد خطان شیرین بیان و دکش رنگ مرجان و لعل بدخشان و بخی برگ بتمثالش خط نوخطان سبز بخت ان محبوبان ختن نسبت که غیرت عنبر خیابان برگ گفت نیکو گفت ؎

چکد از شیرهٔ او آب حیوان	جز این میوه نباشد میوهٔ جان
ندارد جز شکر گفتار آئین	ولی در پوست گوید حرف شیرین
بود شیرین و فرهاد سے نماید	کسے را این سخن باور نیاید

آن آب شکر لبان جان پرور برده و این صد ریزهٔ الماس در جگر زمرد خطان پری پیکر نهاده ؎

ز سبزی برز مرد لب کشاده	بهار تازه در سبزے نهاده

اگر طوطی خامه با وصافش ساز و برگ خاموشی و زرد بجاست و از فرط انفعال و وفور خجالت با هجوم کوتاهی برنگ سوسن کبود گردد سزا -

پرگنہ کے دیہات مین اکثر قوم جاٹ اور کمتر قوم مینہ کاشت کار ہین اور قدیم سے یہ پرگنہ دوازدہ پٹہ پر منقسم ہے اِس تفصیل سے قصبہ ٹونک ۱ بگڑی ۲ پیپلو ۳ محمد گڈھ ۴ بمبور ۵ سانکھنا ۶ رالولی ۷ پورکھنڈی کلان ۸ جھراتہ ۹ مہندواس ۱۰ پرانہ ۱۱ تانیر ۱۲ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی عملداری سے پہلے زمانے مین قصبہ کی آبادی اور آمدنی کم تھی چنانچہ سمت ۱۸۳۰ بکرمی مطابق ۱۷۷۳ء مین آمدنی پرگنہ یہ تھی ایک لاکھ ... اور سمت ۱۸۶۳ بکرمی مطابق ۱۸۰۶ء مین یہ آمدنی تھی ... لاکھ

اب مع معافی و جاگیر و خالصہ یہ آمدنی ہے ... لاکھ

گوشِ دل سے کبھی سنتے نہین اک بات بھی وہ
مجھسے کہتی ہی محبت ہین یہ ہمت میری

اُف رے تقدیر مری واہ رے قسمت میری
صورتِ بحر روان ذہن رسا ہے غمگین

دیکھے دل جانکا کبود رنگ لگا کہا ہے
کیون نہو جوش یہ ہر رقت طبیعت میری

فہم۔ سراپا خیال و وہم۔ امین الدین خان عرف بتا خلف محی الدین خان مرحوم ابن سراج الدین خان عمر ۲۵ سالہ انہوننے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر فنِ شاعری کو سید محمد ناظر حسین۔ ناظر جلیلہ جیل صدر ٹونک شاگرد مولف سے حاصل کیا۔ بنا بر یادگار یہ اشعار درج ہین۔

نم کو غم ہی نہ محبت کو محبت میری
دل سے کمبخت نکلتی نہین حسرت میری
خود غرض کسکو کہا اہل ریا کسکو کہا
لاکھہ ہو آکے طرفدار قیامت میری
میری تصویر دکھاتے ہین جب دشمن کو
اور اوس سے بھی زیادہ شبِ فرقت میری

آہ منظور کسیکو نہین شرکت میری
یار کی چشم عنایت کا جو ایما ہو جائے
یہ گلہ غیر کا ہے یا کہ شکایت میری
اضطرابی وہی تیور ہین وہی طرز وہی
فرطِ غیرت سے بدل جاتی ہے صورت میری
وصل کے باب مین کیا عرض کرون ہائے فہم

ایکدم کو بھی گوارا نہین فرقت میری
چٹکیان لے دلِ دشمن مین محبت میری
اونکی چالون سے حضور ایک ہی چلتی کی نہین
نگہِ شوخ نے پائی ہے طبیعت میری
ہین فزون طولِ عمل سے ترے گیسوی دراز
خوفِ انکار سے پڑتی نہین ہمت میری

قمر۔ کلاش اختر خورشید نظر۔ حافظ محمد نصرت اللہ خان عرف محمد احمد خان خلف جناب مولانا کرامت اللہ خانصاحب دہلوی انکا سال پیدائش ۱۳۰۱ھ ہجری ماہ ذیقعدہ نہم تاریخ روز یکشنبہ وقت صبح ہے انکی والدہ بمحل دوم حضور انور دام اقبالہ والی ٹونک کارپرداز ہین۔ بعد حفظ کلام ربانی کتب درسیہ آجکل انکے زیر مطالعہ ہین۔ فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان آمر تلمذ رکھتے ہین

آزماتے ہین وہ غفلت مین طبیعت میری
دیکھو دیکھو نہ مچل جائے طبیعت میری
غیر کے آتے ہی جاتی رہی تیری دل سے
منہ چھپا لیتے ہین وہ دیکھہ کے صورت میری
دیکھتا ہون مین اگر پیار کی نظرون سے اونہین
شکر کرتا ہون کہ ادہر ہی نہ طبیعت میری

خواب مین دیکھتے ہین آگے محبت میری
آگئے چرخ مین افلاک زمین ہل چل ہین
وہ تواضع وہ مدارات وہ عزت میری
خاطرین دشمنِ بدبخت کی میرے ہوتے
وہ بھی الفت سے تکا کرتے ہین صورت میری
کہتے ہین تم جو قمر ہو تو مقابل آ و

اتنے بیباک نہو سینے پہ آنچل ڈالو
کانپ اوٹھا سارا جہان دیکھکے وحشت میری
دلربا یکا یہ انداز نیا سیکہا ہے
کچھہ تو لازم ہی مری جان مروت میری
ہوش اوڑانے کو دکھاتے نئی وو سینہ کا ابھار
دیکھون شکل اچھی تمہاری ہے کہ صورت میری

کلامی۔ ہم پلہ شعرا نامی۔ جناب سید محمد عبد الرزاق صاحب حسینی خلف اکبر جناب سید محمد سعید صاحب مرحوم اہلکار ریاست ٹونک [illegible] سید حمید الدین صاحب مغفور تخلص حمیدی میر منشی ریاست صاحب دیوان شاگرد جناب مولوی الٰہی بخش صاحب نازش مرحوم۔ اختر دین ۱۲۶۵ھ سے ان کی

۱۰	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ط	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ح	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ز	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ه	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
و	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
د	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ج	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ب	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہی سید صاحب موصوف سادات قطبی سے ہین - اور سادات قطبی قطب الاقطاب امیر قطب الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے - مولف نے انکے حالات منتخب التواریخ مولفۂ خود مین لکھے ہین مثنوی صمصام الاسلام ترجمہ فتوح الشام انسے یادگار عام ہی - یہ طرز کلام ہے -

فرقت یار مین بگڑی ہی یہ حالت میری
خاک نکلے گی شب وصل مین حسرت میری

مین ہون اور کوئی بتان حضرت واعظ حیفت
یہی آئے ہین مٹا کر ابھی تربت میری

کہتے ہین دیکھہ کے للچائی ہوئی آنکھہ مری
شکل ہی حسرت ہی یہ حسرت میری

وصل چاہون تو یہ کہتے ہین کہ مرتا ہی نہین
وہ لیاقت ہی تمہاری یہ لیاقت میری

ذکر جانان سے ہی کثرت مین بھی وحدت حاصل
بڑھ کے ہی بخت سکندر سے بھی قسمت میری

آشنا ہی نہین پہچانتے صورت میری
حسرت دید نکلنے پہ بڑھی جاتی ہے

آپکا باغ ارم ہی تو یہ جنت میری
وہ دغاباز ہی کافر ہین مسلمان سید ہا

یہ مٹا جاتا ہی کیون دیکھکے صورت میری
مین نہ کہتا تہا غم ہجر مین مر جاؤن گا

روز کمبخت کیا کرتا ہے منت میری
آئنہ دیکھکے کہتے ہین کہ آفت ہون مین

کیا تصور ہی کہ جلوتمین ہی خلوت میری
میکش خمکدہ حضرت نازش ہون مین

کم نہین اونکی نزاکت سے نقاہت میری
جان لیکر بھی نہ جائیگی یہ حسرت میری

یار کے پای نگارین ہین غبار آلودہ
وائے قسمت کہ لڑی کس سے ہے قسمت میری

تمسا معشوق جہا نہین ہی نہ عاشق مجھہ سا
ای ستمگر تری غفلت ہی کہ غفلت میری

تم مری شکل سے بیزار مین قربان تم پر
کس طرح جیتے ہو تم دیکھہ کے صورت میری

وہ سنورتے ہین اور آئینہ دکھاتا ہون مین
کیون کلامی نہو مستانہ طبیعت میری

کیف - زبانش چون سیف - حافظ عالمگیر خان خلف جہانگیر خان عمر تخمیناً ۲۵ سال صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ و دوم نعتیہ شاگرد سرآمد شعراء استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی - انہون نے اگرچہ مولف سے کچھہ برای نام پڑہا ہی مگر شعر گوئی مین استفادہ بلکہ بڑہا ہوا ہی کہ انکی طبیعت خداداد شعرا کے نزدیک قابل تحسین و داد ہی - یہ غزل انکی طبعزاد ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ شخص صاحب استعداد ہے -

غیر کی شکل رہے یار ہے صورت میری
تیری خو بن گئی بگڑی ہوئی قسمت میری

منہ چھپاتے ہو عبث دیکھکے صورت میری
ناامیدی کی ہی تصویر یہ صورت میری

دلکو اوٹھنے نہ دیا اشک کو گرنے نہ دیا
رو رہی ہی مر لکھے کو یہ قسمت میری

خود مٹے ورنہ مٹا دے مجھے حسرت میری
خاک اوڑ جائیگی مرے بعد کدورت میری

غیر مین تو نہین گر غیر ہی حالت میری
کچھہ آیا مجھے لیکن تری الفت آئی

واہ اے ضعف مرا واہ رے طاقت میری
سامنے غیر کے کب پردہ نشین آتے ہین

پڑ گئی اور خرابی مین مصیبت میری
پھر کے گھر گھر مجھے ڈھونڈھے گی مصیبت میری

میری ناکامی کا پتلا ہی کہ مین ہون یارب
سب کچھہ آیا تجھے آئی نہ محبت میری

ہو گئی اوس چین جبین پر نہین غصہ کے سبب
دل مین چھپ جاؤ گے آتے ہی طبیعت میری

کیفیت	کل رقبہ	غیر مزروعہ	مزروعہ	نام موضع	نام پرگنہ	نام ریاست	نمبر شمار
	الـ سماعہ عسگہ ۵ بسوہ	الـ سماعہ سگہ ۳ بسوہ	مالہ صگہ ۲ بسوہ	بگڈوہ	بگڑی	ٹونک	۱۱
	سماعہ سگہ ۱۷ بسوہ	سماعہ بیگہ ۵ بسوہ	لعـ سگہ ۱۲ بسوہ	بشیرپورہ	〃	〃	۱۲
	اعـ صللعـ سگہ ۱۱ بسوہ	سماسـ سگہ ۱۳ بسوہ	الـ اعـ سگہ ۱۸ بسوہ	میجوانڑ	〃	〃	۱۳
	اعـ سماعہ سگہ ۲ بسوہ	اعـ سالـ سگہ ۱۴ بسوہ	سالعـ سگہ ۸ بسوہ	بورکھنڈی خرد	〃	〃	۱۴
	لعمـ سما معـ سگہ ۱۴ بسوہ	للعمـ مالللعـ سگہ ۱۹ بسوہ	صمسا سگہ ۱۵ بسوہ	پرانہ	〃	〃	۱۵
	سمسا صـ سگہ ۱۱ بسوہ	الـ سالعـ سگہ ۱۸ بسوہ	اعـ مالہ للعـ سگہ ۱۳ بسوہ	پانسروڈیہ	〃	〃	۱۶
	سمسامعـ سگہ ۱۴ بسوہ	اعـ سماللعـ صـ سگہ	سملما عـ سگہ ۱۴ بسوہ	جولا	〃	〃	۱۷
	سمسا للعـ سگہ ایک بسوہ	الـ الما معـ سگہ ۱۸ بسوہ	الـ الما لعـ سگہ ۳ بسوہ	جوالی	〃	〃	۱۸
	اعـ الما سگہ ۱۸ بسوہ	الـ الما لہ سـ سگہ ۳ بسوہ	سما لعـ معـ سگہ ۱۵ بسوہ	جوگائین	〃	〃	۱۹
	الـ الما صـ معـ سگہ	الـ الما سـ سگہ ۱۸ بسوہ	صمالہ للعـ سگہ ۲ بسوہ	دوایہ	〃	〃	۲۰
	سما لہ للعـ سگہ ۱۲ بسوہ	اعـ صماعـ سگہ ۱۴ بسوہ	الـ سا عـ سگہ ۱۸ بسوہ	ڈانڑہ ترکی	〃	〃	۲۱

[illegible]

	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تیز ہوتا ہے اگر خنجر عصیان مجھ پر
کر مدد بہر خدا شافع امت میری

ڈھال بنجاتی ہی اگر تری رحمت میری
کچھ نہ ہستی تھی مری ہان مگر اب کچھ بھی ہون

حشر کا دن ہی یاور عاجز و بیکس ہون مین
ہی ازل ہی سے مددپر تری رحمت میری

ہی جو مطلوب خداوند جہان ای گوہر
اوسکا طالب ہو نہین ایسے رحمت میری

مائل - جودت منشا کل حافظ حمید اللہ خانصاحب صوبہ دار رپلٹن خاص حضوری عمر تخمیناً ۴۳ سال - انہون نے ابتدا مین جناب منشی نیاز علی خانصاحب سے غزل پر اصلاح لی بعد ازان حضرت عاشق کو غزل دکھائی انکا یہ کلام ہے -

غیر سے اونکو سوا ہے مگر الفت میری
کیجئے کیجئے اللہ سے شکایت میری
ہون وہ مظلوم گواہونکی ضرورت ہی نہین
رنگ پر رنگ بدلنے لگی صورت میری
اچھی صورت نظر آتی ہے تو کیسا کیسا
کہ خدا اب نہ دکھائے تمہین صورت میری
آپکو غیر اوسے آپ مبارک ہین کون

دمبدم رہتی ہی لب پر جو شکایت میری
تو وفادار سہی مین ہون وفا سے عاری
بیگناہی مری وان دیگی شہادت میری
غیر سے ملکے ملین مجھ سے وہ توبہ توبہ
گدگداتی ہی مرے دلکو طبیعت میری
جان لے تجھکو ہی رکھے گی صدا حکم مین
مہربان آپکو کیون ہوگی محبت میری
آئنہ سے بھی مکدر رہی کدورت میری

سر بسجدہ وہ مجھے دیکھ کے فرماتے ہین
رحم کی خو ہی تری ظلم کی عادت میری
ہائی جب وصل کی شب ہونے لگی آخر ہائے
مین ہی جاہون تو نہ جا کبھی غیرت میری
بے تکلف جو ہوا مین تو وہ جلکر بولے
ایسی ویسی نہین ای چرخ مصیبت میری
مائل آئینہ رخسار ہوا ہون جب سے

مشتاق - بکلام اردو مشتاق - مشتاق احمد عطار خدمتگار حضوری خلف محمد عبد القادر چوبدار سرکاری شاگرد حافظ عالمگیر خان کیف تلمیذ سر آمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی - عمر تخمیناً ۲۵ سال انکا یہ کلام ہے -

غیر اس رنج سے کیونکر نہو حالت میری
سب پہ کھل جائیگی اگر ہوز حقیقت میری
نام لیلی نہ رہا ہے ترا چرچا گھر گھر
آئی اور آئی بھی کیسے پہ طبیعت میری
تارے گنتا ہون سحر تک تری زلفونکی قسم
جان نکلتی ہی کسی طرح نہ حسرت میری

کہ وہ اغیار سے کرتے ہین شکایت میری
مجکو کمبخت کہین غیر کو اچھا سمجھین
دمہوم مجنونکی مٹی ہو گئی شہرت میری
جیتے جی دل سے یہ نکلے مجھے امید نہین
آنکھ دم بھر نہین لگتی شب فرقت میری
یون نہ دیکھا تو اونہین خواب مین دیکھا جاکر

شکل آئینہ بنے گی یہی صورت میری
بوالہوس کا وہ مقدر یہ قسمت میری
بار چلین باقی بیداد جفا جو بارکیش
جان کے ساتھ نکل جائیگی حسرت میری
یاس اسید نے آفت مین پھنسا رکھا ہے
ہوشیاری سے تو اچھی ہی غفلت میری

نمبر شمار	نام نظامت	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۳۳	ٹونک	بگڑی	علی نگر مزروعہ باتولی	ماصعـگہ ۷ بسوہ	کمالعصگہ ۳ بسوہ	الماللعـگہ ۱۰ بسوہ	
۳۴	〃	〃	فضل پورہ	الماللعـصگہ ۱۰ بسوہ	السماعـصگہ ۱۶ بسوہ	سما معہ ۶ بسوہ	
۳۵	〃	〃	کھنڈولیا	الماالعـصگہ ۱۵ بسوہ	المعـلعـگہ ۴ بسوہ	الصماصگہ ۱۹ بسوہ	
۳۶	〃	〃	کاشی پورہ	الہالہعـگہ ۶ بسوہ	الصماللعـگہ ۱۲ بسوہ	سماصگہ ۱۸ بسوہ	
۳۷	〃	〃	کریم پورہ	حالـگہ	مارصگہ ۱۹ بسوہ	لہامـگہ ۱۹ بسوہ	
۳۸	〃	〃	کوریڑی	الکامـگہ ۸ بسوہ	السامـصگہ ۱۱ بسوہ	سمالہلعـگہ ۱۹ بسوہ	
۳۹	〃	〃	کوٹڑیڑہ	الساممـگہ ۸ بسوہ	المالہلـگہ ۱۲ بسوہ	اعکاصعـگہ	
۴۰	〃	〃	کشن پورہ	سامـگہ ایک بسوہ	مالعـگہ ۱۹ بسوہ	لہاملعـگہ	
۴۱	〃	〃	گانگا پورہ	مارـ ہلے بگہ ۹ بسوہ	الماعـگہ ۱۰ بسوہ	السااللعـگہ ۱۶ بسوہ	
۴۲	〃	〃	گڈھ رام داس	ماملـگہ ۱۰ بسوہ	المارمـگہ ۱۳ بسوہ	الکامعـگہ ۳ بسوہ	
۴۳	〃	〃	گوبردھن پورہ	الکالہلـگہ ۱۲ بسوہ	کماصـگہ ۱۱ بسوہ	اعکامعـگہ ۳ بسوہ	

[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کثرتِ یاس سے مطلق نہیں امید وصال
لاکھ کی ایک گواہی ہے شہادت میری
رمز کی بات اشاروں میں وہ کہہ دیتے ہیں
دل جو دیوانہ تمہیں کیا آئی ہے شامت میری
دونوں جانب سے جو ہو لطف ہے اس الفت کا
لڑ گئی سنگ در یار سے قسمت میری
کعبۂ دل کو اوجاڑا تو صنم کچھ نہ کیا
میں ہوا دفن تو شق ہو گئی تربت میری

کسکی ٹوٹی ہوئی امید ہے ہمت میری
آپکے عشق میں وہ رنگ وہ رونق ہی نہیں
عین جلوت ہی میں ہو جاتی ہے خلوت میری
جو نہ نکلا تری منہ سے وہ ہوا اقرار وصال
چاہیے آپ تو پھر دیکھئے چاہت میری
وائے قسمت کہ سمجھا ہے مرا دشمن جان
یہ نہ سمجھے کہ کہاں جائیگی الفت میری
اونکے پیکانکو نہ سینے سے نکال ای جراح

خون ناحق مرا ثابت ہے مرے قاتل پر
میری آنکھوں سے ذرا دیکھیے صورت میری
قہر ہو فتنہ ہو آفت ہو غضب ہو صاحب
جو نہ نکلی کبھی مر کر دل سے وہ ہے حسرت میری
سجدۂ شکرانہ کے کعبہ میں ہوئے مجھپر فرض
نہیں منظور لب یار کو صحت میری
چاک دل کی نہ گئی بعد فنا بھی تاثیر
وہ کبھی یہ نہ کہیں لاؤ امانت میری

توڑنا دم کا دم مرگ ہے مشکل ناظر
کثرت ضعف سے نازک ہے یہ حالت میری

یاس - بلاغت اساس - سید شرف الدین احمد خلف سید نظام الدین ابن سید محمد اسحٰق صاحب ساکن قدیم مصطفیٰ آباد عرف رامپور حال خوشباش ریاست محمد آباد عرف ٹونک شاگرد رشید مولوی حکیم سید سعید احمد صاحب اسعد - عمر ۲۵ سالہ پیش ازین علیگڈہ علاقۂ ریاست ٹونک کے سات برس مدرس رہے اب چند روز سے زمرۂ ناصریۂ اسلامیہ کے مدرس ہیں طبیعت کا عجب رنگ ہے کلام کا طرفہ ڈھنگ ہے -

چارہ گر غیر کی نفرت سے ہے غیرت میری
اور کچھ حد سے سوا بڑھ گئی ہمت میری
درد درمان ہے مرا رنج ہے راحت میری
ورنہ سو بار نکل آتی ہے صورت میری
اب نہ کچھ وصل کی لذت ہے نہ آزار فراق
ہمنشینوں سے ہی ہر وقت شکایت میری
خود ہوں گم گشتہ مگر ڈھونڈ رہا ہوں تجکو
ہے تری بزم سے بہتر کہیں خلوت میری
ہم سمجھتے ہیں نہ آئینگے دم آخر وہ

غیر ہوتی نہیں حالت شب فرقت میری
سخت حیرت ہے او نہیں دیکھکے حیرت میری
غم سے خوش رہتی ہے ہر وقت طبیعت میری
جان نہیں غم نہیں اشک نہیں آہ نہیں
دل ہے وہ دل نہ طبیعت وہ طبیعت میری
جان نکلی تو مرے دل نے کہا ملکر ہاتھ
ہیں وہ کچھ ہوش کہ حیرت میں ہے تشخیر میری
میں تو اے بیکسی عشق تجھے مان گیا
اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے یہ حالت میری

کی کسی نے جو نہ الفت میں رفاقت میری
آئینہ بن گئی بگڑی ہوئی صورت میری
ہائے غیرت نے مجھے حال بدلنے نہ دیا
دل سے کس طرح نکل سکتی ہے حسرت میری
میں خفا مجھ سے مگر صبر نہیں ہو سکتا
تو چلا اور رہی جاتی ہے حسرت میری
تو ہی تو یاں ہے فقط غیر کیا میں بھی نہیں
کیا کہوں تو نے بڑھائی ہے جو ہمت میری
یاس سو رنگ زمانے کو بدلتے دیکھا

نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۵۵	ٹونک	بگڑی	باڑی خرد	الـعـگ ۳ بسوہ	اصمالـگہ ۱۵ بسوہ	اعـسامعہ بگیہ ۱۸ بسوہ	
۵۶	"	"	ہری پورہ	صمالـگہ ۱۶ بسوہ	ہماعـگہ ۳ بسوہ	للعـصما معہ بگیہ ۱۹ بسوہ	
۵۷	"	"	حمزہ پورہ	کماعـگہ ۱۷ بسوہ	ساسـگہ ۱۴ بسوہ	الـماطـعـگہ ۱ بسوہ	

تعداد مواضع تحصیل سوانوا مع رقبہ

از روئے پیمائش سمت ۱۹۴۷ مطابق سنہ ۱۲۹۸ فصلی

نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۱	ٹونک	سوانوا	احمد نگر عرف حسن پورہ	الماللعـگہ ۱۶ بسوہ	مالـعـگہ ۱۷ بسوہ	الساسـگہ ۱۳ بسوہ	۶	ٹونک	سوانوا	ارنیاں توارڑی	اماللعـگہ ایک بسوہ	الماطـگہ ۱۸ بسوہ	الماللعـگہ ۱۹ بسوہ
۲	"	"	اللہ پورہ	الماللعـگہ ۴ بسوہ	الاعـگہ ۷ بسوہ	اعـماللعـگہ ۱۱ بسوہ	۷	"	"	الٰہی پورہ	لماعـگہ ۱۰ بسوہ	لماعـگہ ۷ بسوہ	الماعـگہ ۷ بسوہ
۳	"	"	اونٹی ٹانہ	المالـگہ ۱ بسوہ	الـگہ ۳ بسوہ	اعـماللعـگہ ۴ بسوہ	۸	"	"	الیروہ	مالعـگہ ۸ بسوہ	الماعـگہ ۲ بسوہ	الساعـگہ
۴	"	"	احمد پورہ جاگیر منیر خان	مالعـگہ ۱۹ بسوہ	صماعـگہ ۱۴ بسوہ	لماسـگہ ۱۳ بسوہ	۹	"	"	اُوم	سماللعـگہ ۷ بسوہ	الماطـگہ ۱۶ بسوہ	للعـماللعـگہ ۳ بسوہ
۵	"	"	ارنیاں باکڑی	الساعـگہ ۱۰ بسوہ	الماطـگہ ۴ بسوہ	ہماعـگہ ۱۴ بسوہ	۱۰	"	"	بارہ عبداللہ پورہ	امالعـگہ ۳ بسوہ	ماطـگہ ۱۳ بسوہ	الاعـگہ ۱۶ بسوہ

تصویر جناب سید اصغر علی صاحب متخلص بہ آبرو مصنف تاریخ ہذا



مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۱۱	تونک	سولوا	بارہ زیرچھ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	۲۱	تونک	سولوا	چھورپہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۴ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ
۱۲	〃	〃	بھنورکھو	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible]	[illegible] ۱۹ بسوہ	۲۲	〃	〃	واکیا	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ
۱۳	〃	〃	بچھارس	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ	۲۳	〃	〃	دائرہ بندی	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۲ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ
۱۴	〃	〃	لشن پورہ	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	۲۴	〃	〃	دھیوان	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] ۱۲ بسوہ
۱۵	〃	〃	بوردہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	۲۵	〃	〃	رگھناتھ پورہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۱۴ بسوہ
۱۶	〃	〃	بوڑوری	[illegible] ۲ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ	۲۶	〃	〃	جمانیا عرف [illegible]	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible] ایک بسوہ	[illegible]
۱۷	〃	〃	بالڑی	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible]	۲۷	〃	〃	رکوف پورہ	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ
۱۸	〃	〃	قصبہ [illegible]	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	۲۸	〃	〃	سارہ گاؤں	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ
۱۹	〃	〃	جھالرہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۲ بسوہ	۲۹	〃	〃	قصبہ سولوا	[illegible] ایک بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ
۲۰	〃	〃	چندلائی	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۱۳ بسوہ	[illegible]	۳۰	〃	〃	سنتڑلیہ	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ

نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۳۱	ٹونک	سونوا	شکور پورہ	لماصہ سگہ ۰ بسوہ	ماللعہ سگہ ۱۹ بسوہ	اعمعہ سگہ ۷ بسوہ	۴۱	ٹونک	سونوا	محمد گنج عرف تونبی پورہ	مالعہ سگہ	مالہ سگہ ۱۴ بسوہ	سماہ معہ سگہ ۱۴ بسوہ
۳۲	"	"	علیم پورہ	صاسہ سگہ ۵ بسوہ	ماعا بگہ ۱۴ بسوہ	سماصہ سگہ ۱۹ بسوہ	۴۲	"	"	محمد گڈھ	اعمسہ سگہ ۱۴ بسوہ	الماعہ سگہ ۱۸ بسوہ	للعہ مالہ معہ سگہ ۲ بسوہ
۳۳	"	"	عثمان پورہ بریان	لماصعہ سگہ ۵ بسوہ	معاسہ سگہ ۱۴ بسوہ	لاللعہ سگہ ۱۹ بسوہ	۴۳	"	"	محمد نگر عرف کیاپورہ	مار بگہ ۱۲ بسوہ	اماصہ سگہ ۱۱ بسوہ	سالعہ صہ سگہ ۳ بسوہ
۳۴	"	"	عثمان پورہ آباد	لاصہ سگہ ۱۶ بسوہ	مامہ سگہ ۱۱ بسوہ	الہ عہ سگہ ۷ بسوہ	۴۴	"	"	محمد نگر فرزدوعرسونوا	لماصعہ سگہ ۷ بسوہ	لامصہ سگہ ۳ بسوہ	الصماسہ سگہ ۱۰ بسوہ
۳۵	"	"	غفور پورہ	الاعمہ سگہ ۹ بسوہ	ماعہ سگہ	سماصہ سگہ ۹ بسوہ	۴۵	"	"	علینہ گاؤں	لالہ لعہ سگہ ۳ بسوہ	الماعہ سگہ ۱۵ بسوہ	اعلاعہ سگہ ۱۸ بسوہ
۳۶	"	"	کابرہ	صماصہ سگہ ۱۰ بسوہ	اسماللعہ سگہ ۱۲ بسوہ	سمار معہ سگہ ۷ بسوہ	۴۶	"	"	مہندواس	سماعہ سگہ ۴ بسوہ	سماعہ سگہ ۱۵ بسوہ	سمالعہ سگہ ۱۹ بسوہ
۳۷	"	"	کریم پورہ	لماعہ سگہ ۹ بسوہ	الللعہ سگہ ۲ بسوہ	الماصہ سگہ ۱۱ بسوہ	۴۷	"	"	مولائی پورہ	سامعہ سگہ ۹ بسوہ	صالہ سگہ ۱۰ بسوہ	سالعہ بگہ ۱۹ بسوہ
۳۸	"	"	گوہر پورہ	الاصعہ سگہ ۶ بسوہ	سماعا سگہ	الماعہ سگہ ۶ بسوہ	۴۸	"	"	ناصر پورہ	عہ سگہ ۱۵ بسوہ	الاعہ صہ سگہ ۱۱ بسوہ	سماصہ سگہ ۶ بسوہ
۳۹	"	"	کہانڈی	ماللعہ سگہ ۱۶ بسوہ	لمالعہ سگہ ۵ بسوہ	الللعہ سگہ ۱۱ بسوہ	۴۹	"	"	وزیر پورہ	لماسہ بگہ ۷ بسوہ	صماللعہ سگہ ۱۵	الاصہ سگہ ۲ بسوہ
۴۰	"	"	لوادر	اکماصہ سگہ ۱۱ بسوہ	للعہ سگہ ایک بسوہ	سماعہ سگہ ۱۲ بسوہ	۵۰	"	"	ہرچند پڑہ	الساللعہ سگہ ۱۶ بسوہ	الماسہ سگہ ۳ بسوہ	اعاماصعہ سگہ ۹ بسوہ

آبرو۔ خاکسار ازلی بے گفتگو۔ سید محمد اصغر علی۔ بعد حمد پروردگارِ عالم و نعتِ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم اپنا کچھہ حال بطور اجمال نوک ریز قلم ضراعت رقم کرتا ہے کہ والدِ ماجدِ خاکسار عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء قدوۃ الحکما حضرت مولانا حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم و مغفور مصطفےٰ آبادی نے سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین رامپور سے آکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ آسودۂ جنت الفردوس سے ملازمت حاصل کی۔ اور اسی سال مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر اور حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بمعرض وقوع آئی۔ چنانچہ تاریخ ملاقات اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

چو برخوردند امیر و راؤ ہولکر ÷ معاہد مہرورزی را بہر حال ÷ زہاتف خواست تاریخش خرد گفت ÷ قران ترک و ہندو حل اقبال
۱۲ ۱۲

بعد ازان والدِ ماجدِ مؤلف ہمرکابیٔ حضور نواب امیر الدولہ بہادر اکثر جدال و قتال مین شریک حال رہے۔ سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر برفاقت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر پرگنہ ٹونک وغیرہ پر قابض ہوئے۔ چونکہ اوسوقت تعداد فوج حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا نمبر ۔۔۔ ۳۵ ہزار پر پہونچ چکا تہا یہ جایداد مقبوضہ اس فوج کثیر التعداد کے لئے کافی و وافی نہو سکی آخر سپاہِ نواب امیر الدولہ بہادر نے مجبور ہوکر راجپوتانہ و مالوہ و بندیلکھنڈ کے راج کو تاراج کیا۔ سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین نواب وزیر الدولہ بہادر عالم ارواح سے عالم اجسام مین ظہور پذیر ہوئے بعد مرور مدت چہار سال و چہار ماہ حسبِ آئین اہل اسلام بموجب حکمِ قضا شیم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و والدِ ماجدِ مؤلف نے نواب وزیر الدولہ بہادر کو بسم اللہ پڑہائی ازان بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے والدِ ماجدِ خاکسار سے جمیع علوم دینی و دنیوی وقتاً فوقتاً حاصل کئے سنہ ۱۸۰۶ء مین مہاراجہ جگت سنگہ والی جیپور۔ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے دربارۂ تنبیہ رئیس جودہپور کہ بسبب نسبت دختر مہاراجہ جگت سنگہ منسوبہ مہاراجہ بہیم سنگہ متوفی والی جودہپور باہم ناچاقی سخت و تنازعۂ شدید ہوگیا تہا مستدعیٔ استمداد ہوا چونکہ پیش ازین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ مانسنگہ رئیس جودہپور مین بذریعۂ رسل و رسائل اندرین باب عہد و پیمان ہو چکے تہے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے عہد شکنی کو کہ عین دل شکنی تہی ناجائز تصور کرکے والی جیپور کی فوج کا سخت قافیہ تنگ کیا۔ چنانچہ ان واقعات سے ایک جہان واقف کار ہے۔ مؤلف کو اس موقع پر خلاصہ سے سروکار ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ملک راجپوتانہ و مالوہ وغیرہ کو سخت عاجز کرکے راجستان کا قابض ہونا چاہا تو منجانب برٹش گورنمنٹ سنہ ۱۸۱۷ء مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بذریعۂ صلحنامہ ہر شش پرگنات مقبوضہ سابقہ یعنی ٹونک علیگڈہ۔ سرونج۔ پڑاوہ۔ چہبڑہ گوگور۔ نیماہیڑہ۔ سند دوبارہ عطا ہوئی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے رہزنی و ٹہگی گیری کے خیالات کو